ذرائع ابلاغ کے حوالے سے

جنرل مشرف سے چند ضروری گزارشات

17 اکتوبر 1999 کو قوم سے خطاب کرتے ہوئے جنرل پرویز مشرف نے جو سات نکاتی ایجنڈا دیا ہے، اس کا ہر نکتہ اپنی جگہ نہایت اہم ہے مگر عریانی و فحاشی، بے حیائی اور دیگر معاشرتی برائیوں میں غرق قوم کی اصلاح اور تعمیرِ سیرت و کردار کو انہوں نے اپنے ایجنڈے کا حصہ نہیں بنایا۔ عریانی و فحاشی ایک ایسی برائی ہے جو صرف جنسی بے راہ روی کے فروغ کا باعث نہیں بنتی بلکہ بے شمار دیگر معاشرتی برائیوں کی بنیاد بھی رکھتی ہے۔ جس طرح زنگ لوہے کو اور دیمک اچھی سے اچھی لکڑی کو کھا جاتی ہے، ایسے ہی عریانی و فحاشی اخلاقی اور معاشرتی اقدار کو تباہ کر دیتی ہے۔ گزشتہ نصف صدی میں جس طرح رشوت خور اور بد عنوان سرکاری ملازمین نے پاکستان کے اقتصادی و معاشی حالات کو تباہی کے دہانے پر پہنچایا ہے، ایسے ہی ذرائع ابلاغ پر قابض عریانی و فحاشی کے دلدادہ عناصر نے قوم کی اخلاقی اقدار کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

جناب چیف ایگزیکٹو نے اپنے سات نکاتی ایجنڈے میں اقتصادی کرپشن کو تو بہت اہمیت دی ہے مگر اخلاقی اقدار کی کرپشن کا برائے نام بھی تذکرہ نہیں کیا... آج ہمارے معاشرے میں روزانہ بیسیوں لڑکیوں کو جو اجتماعی ہوس کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، وہ ذرائع ابلاغ کی پھیلائی گئی اشتعال انگیز عریانی و فحاشی کا ہی ثمر ہے۔

ہمارے ذرائع ابلاغ (الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا دونوں) میں عریانی و فحاشی اور نمائشِ حسن کی دوڑ لگی ہوئی ہے، حالانکہ ان ذرائع ابلاغ کو "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کے سلسلہ میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے تھا، مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان ٹیلی ویژن کی نشریات اور دیگر ثقافتی سرگرمیوں کے کرتا دھرتا مختلف حیلوں بہانوں، لچر مکالموں، فحش اشاروں کنایوں، عریاں لباس میں نسوانی جسم کے نشیب و فراز کی نمائش اور لچر ناچ گانوں کے ذریعے دیدہ دلیری کے ساتھ عریانی و فحاشی اور جنسی راہ روی پھیلانے میں مصروف ہیں بد قسمتی سے سنسر بورڈ بھی اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہا... شاید اس میں بھی عریانی و فحاشی کے دلدادہ افراد شامل ہیں جو نہیں چاہتے کہ ہمارے معاشرے میں اسلامی اقدار کا احیاء ہو۔

اللہ کے باغی عریانی و فحاشی، بے حیائی و بدکاری اور بے ہودہ فیشن کے دلدادہ، جواء، شراب و شباب کے

رسیا، حیاء سوز ناچ گانوں اور مجروں کے تماش بین، آوارہ، بدکردار اور بد چلن لوگ، اللہ اور اسکے تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف سے قرار دی گئی ہر بدی اور حرام کو حلال قرار دے کر خود کو ترقی پسند، روشن خیال، ماڈریٹ اور لبرل مسلمان کا لقب دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی عیاش اور گمراہ لوگوں کے لئے قرآن مجید اور دیگر تمام آسمانی کتابوں میں بدترین عذابِ جہنم کی وعید سنائی ہے۔

قرآنِ حکیم میں "غضِ بصر" (نظر نیچی رکھنا) کا حکم ہے یعنی آنکھوں کے زنا سے منع کیا گیا ہے عورتوں کے حسن اور ان کی زینت کی دید سے لذت اندوز ہونا مردوں کے لئے اور اجنبی مردوں کو دیکھ کر لطف اندوز ہونا عورتوں کے لئے آنکھوں کا زنا ہے۔

عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل میں بھی ایسا ہی کہا گیا ہے... مگر ہمارے ٹیلی ویژن پر تو حسیناؤں کے اشتعال انگیز جلوے دیکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں مسلم عورتوں کو حکم ہے کہ "اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور ایامِ جاہلیت کی طرح زینت و جمال کا مظاہرہ نہ کرو"۔ (الاحزاب: ۳۳)

مگر ہمارے ٹیلی ویژن کے علاوہ مزاحیہ ڈراموں اور اسٹیج شوز میں مزاح کے نام پر اسلامی اخلاقیات کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں، ان پروگراموں میں جھوٹ، مذاق، طعنہ زنی، نام بگاڑنے، مکروفریب، دغابازی، بے ادبی وغیرہ کی ترغیب دی جاتی ہے، جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "مومنو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے پر برے القاب چسپاں کرو۔ بہت ہی برا ہے ایمان لانے کے بعد فسق کا نام پیدا کرنا اور جو لوگ ان باتوں سے توبہ نہ کریں گے تو وہی ظالم ہیں۔ (الحجرات: ۱۱) مزید اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور ہلاکت ہے طعنے دینے والے، عیب لگانے والے کے لیے" (الھمزۃ: ۱)

حد یہ ہوگئی ہے کہ 23 اکتوبر کی رات کو ٹیلی ویژن پر مقابلہ حسن کا انعقاد بھی کر دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق بیوٹی سوپ بنانے والوں کے زیرِ اہتمام کراچی میں "بیوٹی فل گرل آف دی ائیر" مقابلہ ہوا... جس میں ملک کی معروف ماڈل گرلز اور اداکاراؤں نے شرکت کی اور یہ مقابلہ ٹیلی ویژن سے نشر کیا گیا۔

جنابِ چیف ایگزیکٹو! ذرائع ابلاغ سے پھیلائی جانے والی عریانی و فحاشی کے معاشرے پر پڑنے والے تباہ کن اثرات پر غور کریں، اسے معمولی برائی نہ سمجھیں، یہ صرف مشرقی اور اسلامی تہذیب و ثقافت کو بدلنے کی گھٹیا کوشش ہی نہیں بلکہ یہ ہمارے معاشرے کو گندا کرنے اور حیا سوز بنانے کی بدترین شیطانی سازش بھی ہے۔ اسے روشن خیالی اور ترقی پسندی کا نام دے کر نظر انداز نہ کریں... بلکہ اسے کلچرل دہشت گردی قرار دے کر اس کے

انسداد کی سخت تدابیر اختیار کریں۔ شرم وحیا سے عاری ٹیلی ویژن کے اخلاق باختہ پروگرام نسلِ نو کے لئے زہرِ ہلاہل بن چکے ہیں۔ اس زہر کا تریاق ڈھونڈنے میں تاخیر نہ کریں۔

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، ذرائع ابلاغ کی پرفریب قوت سے یہاں شیطانی تہذیب کو نافذ کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسلامی معاشرے میں عورت کا نہایت اہم مقام ہے۔ وہ ایک ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ہے... مگر ذرائع ابلاغ میں اسے ایک محبوبہ اور ماڈل گرل بنادیا گیا ہے۔ عورت کی اس سے بڑی توہین و تذلیل اور کوئی نہیں ہوسکتی کہ اس کا تقدس اور احترام اس سے چھین کر اسے محض ایک اشتہاری چیز بنادیا جائے۔

قوموں کی ترقی، معاشرے کی تعمیر اور نسلِ نو کی تعلیم و تربیت میں عورت بنیادی کردار کی حامل ہے اور یہ اسی صورت میں اپنا مثبت کردار ادا کرسکتی ہے کہ اسے ماں، بہن، بیٹی اور وفاشعار بیوی کے روپ میں پیش کیا جائے۔ ماں، بہن بیٹی اور بیوی کا کردار اسلام میں متعین کردیا گیا ہے اور اس کے حسن وجمال کی نمائش کی کوئی گنجائش نہیں۔ دنیا کے ہر دانشور نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ قوموں کے عروج وزوال میں سب سے زیادہ ہاتھ عورت کا ہے... اور ماں کی گود ہر انسان کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ نپولین نے کہا تھا: "مجھے بہترین مائیں دو میں تمہیں بہترین قوم دوں گا" مگر ہمارے ذرائع ابلاغ کہتے ہیں "ہمیں خوبصورت عورت دو، ہم تمہیں تفریح کے لئے بہترین بے حیائی دیں گے"۔

ہمارے چند نام نہاد دانشوروں نے عریانی وفحاشی کو ترقی کا نام دے رکھا ہے... اور بدقسمتی سے یہی نام نہاد لوگ ذرائع ابلاغ پر قابض چلے آرہے ہیں، جو کسی صورت بھی خواتین کو حجاب میں... اور معاشرے میں اسلامی اقدار کے احیاء کو نہیں دیکھ سکتے۔

جنابِ چیف ایگزیکٹو! آپ نام نہاد روشن خیال اور ترقی پسند دانشوروں کے جھانسے میں مت آئیں... بلکہ اللہ تعالیٰ کے ان احکام کو سامنے رکھیں۔ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، جو کوئی اس کی پیروی کرے گا تو وہ اسے فحاشی، بے حیائی اور بدی ہی کا حکم دیگا"۔ (النور: ۲۱) "شیطان تمہیں تنگ دستی سے ڈراتا اور بے حیائی کی راہ سمجھاتا ہے"۔ (البقرۃ: ۲۶۸)

اسلامی معاشرہ میں عریانی وفحاشی پھیلانے والوں کو انتباہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی اشاعت ہو ان کیلئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی" (النور: ۱۹)

ہماری گذشتہ حکومتیں جس بری طرح سے ناکام ہوئی ہیں... یقیناً ان کی اس ذلت و رسوائی میں دیگر عوامل اور ان کی سیاہ کاریوں کا بھی دخل ہوگا... مگر ہمارے خیال میں ان کے زوال کی ایک بڑی وجہ پاکستان کے